REGISTERED   L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۵ ر | اگست سنہ ۱۹۱۰ء | نمبر ۳۱

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱۔ اصلاح تمدن	۵ ر
۲۔ اصلاح اخلاق	۴ ر
۳۔ اصلاح حفظان صحت	۱ ر
۴۔ اصلاح زراعت	۱ ر
۵۔ افلاس ہند اور اسکی تردید	۱ ر
۶۔ صنعت اور دستکاری کی ترقی	۲ ر
۷۔ بچوں کی پرورش	۶ ر

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اِسلامی سیریز

۱۔ اسلام میں مسیح	۱ ر
۲۔ خدائے اسلام	۲ ر
۳۔ ینابیع القرآن	۳ ر
۴۔ الکفارہ	۱ ر
۵۔ بائبل یا قرآن	۱ ر
۶۔ مسیح ابن اللہ	۲ ر
۷۔ اثمار شیریں	۴ ر
۸۔ میزان الحق	۴ ر
۹۔ کشف القرآن	۶ ر
۱۰۔ الکندی	۱۲ ر
۱۱۔ عقائد اسلامیہ	۱ ر
۱۲۔ آئینہ قرآن	۶ ر
۱۳۔ دین اسلام	۱ ر
۱۴۔ ینابیع الاسلام	۸ ر

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مشنری کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱۔ ستیارتھ پرکاش درپن	۸ ر
۲۔ سمپردائے	۶ ر
۳۔ ویدوں کی تعلیم	۱ ر
۴۔ وشنو کے دس اوتار	۲ ر
۵۔ رشیوں کا آبائی وطن	۲ ر
۶۔ ویدوں کی ازلیت و ماہیت	۳ پائی
۷۔ آواگون یا آئندہ زندگی	۲ ر
۸۔ ویدوں کی قربانیاں	۳ ر

۹- ویدک تصنیفات ۱/
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳پائی

چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ اِن کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلیئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ ۸/
۴- روح سے معمور زندگی ۴/
۵- طریق دعا ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
۸- القاب مسیح ۴/
۹- اورادِ سیرت المسیح ۸/
۱۰- راحت القلوب ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴/
۱۳- انجیلِ داؤد ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۸/

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اِس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجیئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور انکا مطالعہ کیجیئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (بلیکی) عمہ
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیاتِ پولوس ۴/
۴- تاریخِ مذہب ۸/
۵- تاریخ روم ۸/
۶- تاریخ مصر ۸/
۷- مرقع روس ۸/
۸- یروسلم کے آخری ایام ۸/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/

ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی و قلبی فائدہ حاصل ہو۔ کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر شی - ایک چینی پاسٹر ۶/
۲- مارکو پولو ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶/
۴- رومۃ الکبرٰا ۶/
۵- سیر ہند معہ تصویریں عسہ
۶- شہیدان کارتھج ۱۲/
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان ۴/
۹- رابنسن کروسو ۱۲/
۱۰- طیطس رفیقِ صلیب ۸/
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸/
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴/
۱۳- تلاش حق ۴/
۱۴- تلاش حق رومن ۶/
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶/
۱۶- سورج پرکاش ۶/ و ۱۲/
۱۷- عزت بیتال ۵/ و ۸/
۱۸- چندر لیلا ۶/
۱۹- ابنِ حُور ۸/
۲۰- زرّین ملک کی تلاش ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵/
۲۲- پھلمنی اور کرونا ۴/
۲۳- پوڈیاس اگاسٹے ۱۲/
۲۴- تارا کا حال ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم عمہ
۲۶- کلبیاں اور مایا ۲/
۲۷- فوز العظیم ۲/
۲۸- دولت لازوال ۸/

یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +

خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح عمہ
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں عمہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الظن فی فصاحت القرآن ۸/
۵- آگسٹن کے اقرارات عمہ
۶- عیسائی مسافر تصویردار عمہ
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸/
۹- گنجینۂ اسلام ۸/
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳/
۱۱- کشف الحقائق ۸/
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح ۸/
۱۴- حیاتِ مسیح ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام ۸/ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت ۸/
۱۷- راہ نجات ۴/
۱۸- عہد جدید ۸/
۱۹- ایک چینی سیاہ کا سفرنامہ ۴/
۲۰- مشاہیر عالم ۴/
۲۱- ہند میں کوتیت ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کار دو از روئے فلاسفی ۲/
۲۳- شادی کی بابت ۱/
۲۴- تاریخ طاعون ۶پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ- جمعہ- ۵ راگست سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

نائیگریا میں ٹربیوں یا نبولوں کی لگی ہوئی گھاس سے انجن چلائے جاتے ہیں +

فی الحال ریڈیم کی قیمت ایک اونس کی ..... ۷ پونڈ ہے- اور اُس کی مانگ بہت زیادہ ہے-

جرمنی میں ایک اور خوفناک ہتھیار لڑائی میں استعمال کیا جاویگا- جسکو ایر تار پیڈو کہتے ہیں +

پروفیسر میکس مولر صاحب ۳۰ زبانیں بول سکتے تھے- مارسلز کے فلپ ڈالن صاحب ۲۶ زبانوں کے مالک تھے اور بطور مترجم کے ..... ۲ ڈالرس سالیانہ دربار فرانس سے پاتے تھے-

شاہ مرحوم ایڈورڈ ہفتم میں ایک بات بہت عمدہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ بڑے پابند وقت تھے اور ہمارے شہنشاہ جارج پنجم نے بھی یہ بات ورثے میں پائی ہے اور وہ بھی اس پر عامل ہیں- اور ملکہ معظمہ بھی اُن کیساتھ متفق ہیں- اور اُس کے نئے شاہی محل کی تمام گھڑیاں آدھ گھنٹہ تیز رکھی جاتی ہیں-

اتفاق رائے سے یہ منظور ہوا ہے کہ ..... ۵ پونڈ جمع کیا جاوے کہ اس سے مقام ہیگ کی نامی گرامی عمارت کے ساتھ ایک بیش قیمت میموریل عمارت بنائی جاوے- جو مرحوم شاہنشاہ کی یادگار سمجھی جاوے-

امریکہ میں اہل آئرلینڈ بمقابلہ اہل انگلینڈ کے چار گنا زیادہ آباد ہیں +

بلجیم کے زنانہ سکولوں میں لڑکیوں کو بازار کی خرید و فروخت اور انتظام خانہ داری بھی سکھلائی جاتی ہے +

برطانیہ کے لوگ ہر سال ...... ۲۱ روپیہ تمباکو نوشی میں خرچ کرتے ہیں +

بینچی ٹوکنا ٹمن نامے شراب تمام شرابوں سے پرانی ہے- یہ ابن مسیح سے ۲۶۵ برس پہلے رائج ہوئی تھی +

منگولیا کے ریگستانوں سے ایک محقق انگریز نے تقریباً دو ہزار پرانی کتابیں بہت ہی قدیم زمانہ کی زمین میں دبی ہوئی برآمد کی ہیں- یہ سب کتابیں زبان سنسکرت کی ہیں +

جرمنی میں ہر سال ...... ۲۲۳۷۷۵ پاؤنڈ کا مال غیر ملک سے جاتا ہے اور ..... ۲۷۲۸۷۲ پونڈ کا مال جرمنی سے غیر ممالک کو جاتا ہے

روم (اٹلی) کے مسٹر خزری نامی محل میں ایک نہایت ہی پرانی اور خوبصورت کتاب رکھی ہے جس کے ورق سنگ مرمر کے پتھر کے بنے ہوئے ہیں- اور بہت ہی خوبصورت دکھتے ہیں-

آجکل چین ۳۹۲۴ ڈاکخانے ہیں سنہ ۱۹۱۰ء میں کل ۱۶۷ تھے رفتار ترقی تیز ہے +

کاٹھیاواڑ ٹائمز میں ایک شخص لکھتا ہوا کہتا ہے کہ گونڈل کے ایک بنئے نے اپنی نو سالہ لڑکی کی شادی ۱۲ ہزار روپیہ لیکر سوتہ کے ایک پچاس سالہ بنئے کے ساتھ کردی- وہ اور بنئوں نے اس مرحوم سودے میں بڑا اہم پارٹ لیا- اور تین ہزار روپیہ

معاوضہ وصول کیا- پر گونڈل کے مہاجن کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو دونوں بنئوں کو برادری سے خارج کردیا-

گورنمنٹ چین نے حال میں تبت اور بھوٹان کی سرحد پر فوج کی تعداد بہت زیادہ بڑھادی ہے چونکہ یہ ملک ہندوستان سے ملے ہوئے ہیں اسلئے گورنمنٹ ہند نے ایک چٹھی بھیجکر جتایا ہے کہ یہ فوجیں بڑھانے کی کارروائی نامناسب ہے- چین کو اپنے عہدنامہ کی پابندی لازم ہے- ورنہ گورنمنٹ انگریزی اپنے حقوق و فوائد کے لئے ہر وقت تیار ہے +

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کو امیر صاحب کابل کی سالگرہ کا دن تھا- اس روز سرحد پہ خوب خوشی منائی گئی- یہ پہلا موقعہ تھا کہ انگریزی افسر سرکاری طور پر امیر صاحب کے جشن سالگرہ میں شریک ہوئے

میڈیکل کالج و ہسپتال لکھنؤ کے لئے صاحب وزیر ہند نے ۳۲ لاکھ ۰۰ ہزار روپیہ کے خرچ کی منظوری دی ہے- یہ روپیہ عام چندے سے جمع کیا جاویگا اور گورنمنٹ بھی معقول مدد دیگی

لارڈ کچنر سابق سپاہ سالار ہندوستان کی عمر اس وقت ۶۰ سال کے قریب ہے- مگر یہ بالکل نئی بات ہے کہ اُنہوں نے ابتک بالکل شادی نہیں کی- اُن کا خیال ہے کہ سپاہیونکو بیوی کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی- لارڈ کچنر بڑے مستقل مزاج اور محنتی کے پکے ہیں اُنہوں نے سوڈان میں عرب تاجر کا بھیس بدلکر مدتوں مخبری کا نازک کام انجام دیا اور مہدی کے لشکر کے حالات لکھکر اپنی گورنمنٹ کو بھیجتے رہے- جب مہدی نے ایک آدمی کو مخبری کے شبہ میں گرفتار کرکے سخت تکلیفوں سے مارڈالا تو لارڈ کچنر نے یہ سب کیفیت اپنی آنکھوں سے

ایڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

نمبر ۱۱

اس منجی عالم اور شافی عاصی گنہگاران نے جو جو دکھ اور تکلیفات بنی آدم کی جگہ ضامن بنکر برداشت کئے اُن کا پورا بیان بے کم و کاست انجیل مقدس میں لکھا ہوا ہے اور جو انجیل کو پڑھتے ہیں وہ بخوبی واقف ہیں کہ یہ تمام ماجرا کیسا دلکش اور حیرت انگیز ہو کہ نا کردہ گناہ و پاک و قدوس خُدا مجسم ابن آدم نے کیسے کیسے وبال اور رنج و محن اپنے اوپر گوارہ کئے اور آخر کار وہ صلیبی موت کو اُٹھا کر کفارے کا تمام کام پورا کر کے عالم ارواح میں گیا اور تیسرے روز نوشتوں کے مطابق مردوں میں سے زندہ ہوگیا اور اپنے شاگردوں کے مضبوط اور دلاور بنانے کے لئے کچھ عرصے تک زمین پر رہا اور اپنا آخری حکم اُن کے سپرد کر کے آسمان پر صعود فرماگیا اور صرف اتنے ہی پر نہ چھوڑ دیا بلکہ اپنے شاگردوں کو تسلی دینے والے روح القدس کا وعدہ دیگر گیا جو بہت جلد پنتیکوست کی عید کے دن خاص طور سے شاگردوں پر نازل ہوا اور فی زمانہ وہ روح القدس مسیحیوں میں کام کرتا اور خدمت انجام دینے کے لئے مددگار اور معاون ہے جس کی بہبودی اور معموری سے ہر ایک دیندار آدمی زندگی میں ترقی کرتے رہتے ہیں۔ وہ معلم یا اُستاد کا کام کر کے شاگردوں کو بشارت کے کام میں خاص مدد دیتا ہے۔ اور اسی طرح سے مسیحی مذہب کی اشاعت باوجود سخت مخالفت کے رک نہیں سکتی۔ بلکہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی جاتی ہے ✠

نہایت افسوس کی بات ہے کہ مرض ہیضہ بُری طرح سے ہمارے ملک کے اکثر حصوں میں پھیلتا ہوا نظر آتا ہے۔ جس سے بعض بڑے بڑے اشخاص بھی مرچکے ہیں۔ منصوری پہاڑ اور دیگر پہاڑوں پر بھی اس موذی مرض نے اپنا ڈیرہ جا لگایا ہے۔

پر خوشی کی خبر منصوری کی نسبت ہو کہ اگرچہ اس مہلک مرض نے اس پہاڑ پر کئی ایک آدمیوں کو ہلاک کیا پر اب یہ بالکل جاتا رہا ہو۔ وڈسٹاک کالج میں ۱۳ آدمی بیمار ہوئے ایک مس کنینگ صاحبہ جاں بحق ہوگئیں وہ کالج ہاسٹل میں نرس تھیں ایک عیسائی خدمتگار پریم سنگھ نامے بھی جاں بحق ہوا اور دو بیمار ہوئے جن میں سے ایک جاں بحق ہوا اور دوسرا بچ گیا ✠

اس بیماری کے سبب سے تمام طالب علم اور اُستاد کالج سے باہر تبدیل مکان کرنے کے لئے مجبور ہوئے پر اب صفائی ہو رہی ہو اور یقین ہے کہ دس روز کے بعد سب طالب علم واپس آجاوینگے خُدا نے اپنا بڑا فضل کیا۔ اُس کے نام کی تعریف اور شکرگذاری ہو

ای۔ ایم۔ ڈبلیو۔

ورلڈ (عالمگیر) مشنری کانفرنس میں جو ماہ جون میں اڈنبرگ میں قائم ہوئی تھی مشہور و معروف مسٹر ماٹ صاحب نے ذیل کی باتوں کی طرف حاضرین جلسہ کی توجہ کو مبذول کیا تھا (۱) دنیا میں ہر ایک آدمی کو انجیل کی بشارت پہونچانا ایک عجیب اور پُر مشکلات کام ہے پر ان مشکلات کو نظر انداز کر کے غافل نہ ہونا چاہئے (۲) ہر ملک کے مسیحیوں کو بیدار ہونا اور اس مشکل کام کو بدل و جاں اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے (۳) وقت آگیا ہے کہ جس ملک یا جن جزائر میں ہنوز انجیل کی بشارت نہیں گئی وہاں جلد مناد بھیجنے کی تجویز کی جاوے (۴) بہتر بلکہ ضروری ہو کہ اسی کانفرنس کی جانب سے ایک خاص کمیٹی مقرر ہو۔ جو اس امر پر غور و فکر کر کے اسکی انجام دہی کی تجویزیں سوچے اور اُنکو عمل میں لاوے۔ (۵) یہ امر اُس وقت تک کار آمد ثابت نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ چین و جاپان، ہندوستان ترکستان فارس مصر یا حبش اور دیگر جنوبی مسیحی ملکوں میں ہزارہا مسیحی اُستاد اور مناد اور مبشر خدا کی روح سے الگ کئے جاکر کلیسیاؤں کی طرف سے بھیجے نجاویں (۶) تاوقتیکہ کل دنیا کے مسیحی اسباب کو یقین نہ کرسکیں کہ ہم بھی اسکے جوابدہ ہیں اسوقت تک یہ کام انجام کو نہ پہونچیگا (۷) اس کانفرنس کے ممبران حتی المقدور کل دنیا کی مسیحی کلیسیاؤں کو اس امر میں بیدار کریں کہ آج ہی نجات کا دن ہے۔ آج ہی انجیل سنانیکا موقعہ ہے آگے بڑھو آج ہی بڑھو اور تم خود بڑھو ✠

پادری ڈی۔ ایس۔ ازریاہ صاحب نے ورلڈ مشنری کانفرنس کے اجلاس کے پہلے روز کے جلسے میں ایک نہایت پُرجوش لکچر دیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ملک ہندوستان کو Neglected Continent کہنا چاہئے جس کا مطلب چھوڑا ہوا ملک ہے۔ اسکے کروڑوں باشندے ہیں جو بالکل اَن پڑھ مطلق جاہل ہیں۔ کروڑوں ہیں جنہوں نے اب تک مسیح کی انجیل سے کچھ واقفیت حاصل نہیں کی ہو۔ کروڑوں ہیں جو بے جان اور بدصورت مورتوں کو خدا سمجھکر اُنکو پوجتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ کروڑوں ہیں جو جانور (گائے بندر وغیرہ) کی پوجا کرتے ہیں۔ اے ہندوستان کے مسیحیو جاگو۔ اپنے چاروں طرف اپنے ہمجنسوں کو دیکھو اور اُن پر رحم کرو۔ اُنکو مسیح کی طرف رجوع کراؤ۔ اے انگلستان اور امریکہ کے مسیحیو جاگو اور ہندوستان کے کروڑوں کی پست حالی پر رحم سے غور کرو کیونکہ وہ ایک وقت تھا کہ آپ لوگ بھی ایسی ہی حالت میں تھے حقیقت میں مندرجہ بالا فقرے پُرجوش ہیں اور انگلستان اور امریکہ کے مسیحیوں کی نسبت زیادہ تر ہمارے ہی ملک کے مسیحیوں کی ذمہ واری کو دکھلاتے ہیں کاشکہ ہمارے ملک کے مسیحی جاگیں اور بشارت کے کام کو اپنے ہاتھوں میں لیں اور اپنے ہموطنوں کو مسیح کے قدموں کے پاس لانے کی کوشش میں لگ جاویں تو وہ دن دور نہ ہوگا۔ کہ تمام ملک مسیح کا ہو جاوے ✠

ہم اس خوشخبری کو دیکر نہایت خوش ہوتے ہیں کہ جنوبی ہندوستان میں آجکل ۱۳۱۴ ولایتی مشنریز ہیں اور ۴۰۳۰ دیسی پاسبان جن میں ۱۶۰۰ سے زیادہ دیسی مناد ہیں مسیحیوں کا شمارہ ۹۹۰۴۳ ہو کلیسیا کے ممبروں کا شمار ۷۱۴۳۴ ہو ۱۹۰۹ء کی نسبت ۴۴۲۳ روپیہ زیادہ چندہ ہوا۔ مشن کے اسکولوں میں ۳۰۵۴۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ غرضیکہ کام

محمد اسے کلام انجیل مقدس میں خصوصاً خطوں میں جن میں مسیحی تعلیم کی باریک باتوں کا بیان پایا جاتا ہے یہ دو فقرے پائے جاتے ہیں (۱) "راستباز ٹھہرنا"۔ رومیوں ۵: ۱ (۲) "سزا کا حکم ہونا"۔ رومیوں ۸: ۱۔ ان کی حقیقت کلام الٰہی کی واقفیت سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ تمام انجیل کا مطلب ان میں آجاتا ہے تو یہ کہنا کچھ غلط نہیں ٹھہرتا۔ یہ فی الحقیقت دو حالتیں ہیں جو انسان کے اصلی اور آخری نتیجے کو ظاہر کرتی ہیں۔ یا تو انسان اپنے خالق کے روبرو بری الذمہ ٹھہریگا یا قصوروار قرار دیا جاوے گا۔

اول راستباز ٹھہرنا۔ اس سے مراد ہے کہ گنہگار ٹھہرا ہوا انسان خدا کے مفت فضل کے بڑے فعل سے خدا کی نظر میں بالکل پاک و صاف ٹھہرے۔ نہ تو اس پر گناہ کا الزام رہے۔ نہ وہ مجرم ٹھہر کر اُس کی سزا کا مستوجب رہے بلکہ وہ خدا کے حضور پاک اور بے گناہ سمجھا جا کر بہشت کے لائق بنے۔ اور نئی زندگی جو روح القدس کے وسیلے سے ایماندار کو متبدل کرتی ہے اپنا اثر کام کر کے اس کو نیا مخلوق اور از سر نو پیدا ہوا بنا دیوے اور یہ درجہ ایماندار مسیحی کا ہے۔

دویم سزا کا حکم ہونا۔ اس سے مراد ہے کہ جو انسان گناہ کر چکا اور احکام الٰہی کو توڑ چکا ہے وہ از روئے انصاف اقراری ہے کہ وہ واجب الاسزا ہے۔ اگر وہ کسی فضل کے طریقے کو اختیار نہیں کرتا تو اُسکو ضرور اُسی حالت میں سزا کو برداشت کرنا پڑیگا کیونکہ وہ اپنے اعمال کے مطابق سزا پانیکا مستحق ہے اور یہ حالت منکران مسیح کی ہے۔

راستباز ٹھہرنا جسکو نجات پانا بھی کہہ سکتے ہیں ایمان سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ صرف مسیحی ایمان سے مراد ہے اس کے بغیر سزا کے حکم سے چھٹکارا نہیں۔ پس لازم ٹھہرتا ہے کہ سزا کے حکم کے خوفناک نتیجے سے بچنے کے لئے گنہگار اپنے چہرے کو گھمائے اور رحم اور بخشش کے لئے فضل کے طریق نجات کو قبول کرے اور بچ جاوے۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ پہلے تو ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آئی ہے کہ قومیں اپنے ناصحین سے عداوت کرتی تھیں۔ مگر ان کے نزدیک جب عرب میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جس نے اپنی قوم کو توحید کی طرف بلایا اور بت پرستی سے انکو نفرت دلائی اور کئی سال صبر سے طرح طرح کی مظالم کو بھی برداشت کیا مگر عجیب بات یہ ہے کہ دنیا کی تمام تواریخ کے برخلاف مسیحی صاحبان اُسی ناصح کو ظالم ٹھہراتے ہیں اور اُسکی قوم کو مظلوم قرار دیتے ہیں۔

اقول۔ اگر آنحضرت صرف ناصح ہوتے اور تلوار نہ پکڑتے اور جبر اور ظلم کو روا نہ رکھتے تو اُس حالت میں اگر کوئی اُن کو تہام لگاتا تو بالکل بے جا ہوتا۔ پر اب تو تواریخ خود ان ظلموں اور زبردستیوں کا بیان خود پیش کرتی ہے۔ جو انہوں نے نہ صرف خود روا رکھیں بلکہ ان کا رواج اپنی امت میں کر دیا جسکی پیروی میں اسلام کے بادشاہوں نے بھی ملکوں میں ظلم و جبر کی سخت کارروائی و رنگ پھیلائی اور اُن کے کارنامے کیسے کیسے ظلموں کا اظہار کرتے ہیں جن سے سننے والوں کے اوسان بھی خطا ہو جاتے ہیں۔ اگر عیسائی صاحبان تواریخ کے اعتبار سے ان واقعات کو دکھلا دیں تو مسلمانوں کو بُرا لگتا ہے۔

قولہ۔ حالانکہ اس امر میں بھی انکار نہیں کر سکتے کہ وہ شرک اور گمراہی کے گڑھے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اور اس ناصح نے اُن کو توحید اور سچائی کی طرف بلایا۔

اقول۔ اگر بانی اسلام صرف یہ کام کرتا کہ ان کو ہدایت کرتا اور توحید بتاتا تو کچھ اعتراض نہ ہوتا۔ پر جب اُن پر ظلم اور تشدد کیا گیا اور اُنکا مال اور متاع لوٹا گیا اور وہ (حد ذلیل

کئے گئے اور ہزاروں لاکھوں کا خون ہوا تو اس پر ہمارا اعتراض ہے کہ تعلیم کے لحاظ سے وہ ستم رسیدہ اور ظلم اُٹھائے ہوئے تھے۔ ان کے لئے وہ ناصح نہیں بلکہ ایک بلائے عظیم تھے۔

قولہ۔ اگر دنیا میں ایک قتل ہو کہ تاریخ ہمیشہ اسے تئیں دہراتی رہتی ہے مگر تعجب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اُن کے نزدیک زمانہ کی تاریخ بالکل اُلٹ گئی وہ جو ناصح تھا ظالم ٹھہرا اور اُس کی قوم دنیا کی تمام قوموں کے برخلاف مظلوم بنی۔

اقول۔ جو کچھ ہم کو معلوم ہوا وہ تواریخ میں سے معلوم ہوا ہم کو تاریخ کو پلٹنا نہیں لیکن آپ میں تو صرف اتنی سمجھ کا فرق ہے۔ اگر ناصح تلوار پکڑ کر ظلم کریگا تو کون اُسکو ناصح کہیگا۔ اور جس حال میں تلوار پکڑے اور قتل کرنے سے آپکو از روئے تاریخ انکار بھی نہیں تو پھر ایک طرح سے ظلم کو چھپا کر اُس میں سے نیکی کا خیال پیدا کرنا اسلام ہی کا تعصب ہے جس نے اہل اسلام کو بالکل بے پرواہ بنا دیا ہے اور وہ یہاں تک سخت ہو گئے ہیں کہ ظلم کو اور جبر کو اور سختی کو بالکل نظر انداز کر کے صرف غلط نتیجے کے پیرو ہو جاتے ہیں اور ایسے ایسے مظالم کو عین ثواب تصور کئے بیٹھے ہیں کیا یہ خیال ہے کہ خدا کا انصاف بھی ایسا ہی فیصلہ دیگا؟ نہیں ہرگز نہیں ایسا ہونا بالکل محال ہے۔ خدا ظالم کو ظالم کہیگا اور ناصح کو ناصح کہیگا نہ کہ اُلٹا انصاف کریگا۔

قولہ۔ اسی جنگ احد میں اور کئی ایسی باتیں ہیں جن سے ایک انصاف پسند نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ قریش کی غرض مسلمانوں کیساتھ جنگ کرنے میں کیا تھی۔

اقول۔ قریش کی غرض جنگ کرنے کی خواہ کچھ ہی ہو اس پر کچھ واسطہ نہیں ہے۔ مگر اہل اسلام کو دین کی راہ میں جنگ و جدل کرنا کسی طرح سے روا نہیں تھا اسلئے اُن کا فعل قابل اعتراض ہے۔ قریش تو صاف ظاہر ہے کہ اپنے بچاؤ کے لئے جنگ کرتے تھے نہ کہ کسی اور مطلب سے۔

باقی آئندہ

لکھنؤ میں ہیضہ کی واردات نمودار ہیں اور میونسپلٹی اودھ مکانات کی صفائی پر کمربستہ ہیں۔

اقتباس

ایک دیندار مسیحی کس طرح مرتا ہے

ایک ایماندار کرنیل صاحب نے لنڈن کی ایک بڑی مجلس میں بیان کیا کہ بوروں کی لڑائی میں میں نے ایک واقعہ دیکھا کہ پرائیویٹ سٹبس جو ۵۰ ریفل رجمنٹ میں اپنی دینداری اور ایمان داری کے لئے مشہور تھا۔ لڑائی کے شروع میں اُس نے دو دفعہ بڑی بہادری سے دشمنوں کا سامنا کیا اور تیسری دفعہ جس میں ۵۰۰ آدمی مارے گئے وہ زمین پر لیٹا ہوا بندوق چلا رہا تھا یکایک وہ گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کو پکڑ لیا کیونکہ دشمن کی گولی سے اُس کی شاہ رگ کٹ گئی تھی جس سے اس کا خون بڑے زور سے بہنے لگا۔ تھا۔ اُسکے دو ساتھیوں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو بندوق چلانا چھوڑ کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ تاکہ معلوم کریں کہ ایک دین دار مسیحی کس طرح مرتا ہے۔ تین دن کے بعد اُن میں سے ایک نے اپنے کرنیل سے بیان کیا کہ پرائیویٹ سٹبس نے اپنے گلے کو پکڑے پکڑے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا "میرے پاس مسیح آیا ہے تاکہ مجھے گھر کو لیجائے"۔ اور یہ کہکر مسکراہٹ کے ساتھ مر گیا۔ کرنیل صاحب نے اپنے مخاطبین سے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ اس نے مسیح کو ویسا ہی صاف دیکھا۔ جیسا کہ استیفان نے مرتے وقت دیکھا تھا اور کہا تھا کہ دیکھو میں آسمان کو کھلا ہوا اور ابن آدم کو خدا کے دہنے ہاتھ کھڑے دیکھتا ہوں"۔ اعمال ۷: ۵٦ -

آر - ٹی

مراسلات

ارکان ستہ

اس حدیث سے روشن ہو کہ حضرت کو توریت شریف کا مطلق علم نہ تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ اُس میں آیت رجم ہے یا نہیں اور نہ آپ کو اسبات کا خیال تھا کہ توریت میری نبوت کا ثبوت ہو اور نہ اس وقت آپ نے یہود کو توریت سے اپنی نبوت کے ثبوت سنائے۔

۱۔ مظاہر حق جلد اوّل صفحہ ۱۸

وعنہ قَالَ کَانَ اَھلُ الکِتٰبِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰۃَ بِالعِبْرَانِیَّۃِ وَیُفَسِّرُوْنَھَا بِالعَرَبِیَّۃِ لِاَھلِ الاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَھلَ الکِتٰبِ وَلَا تُکَذِّبُوْھُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الاٰیۃَ رَوَاہُ البُخَارِیُّ

ترجمہ۔ اور روایت ہو انہیں سے (یعنی ابی ہریرہ سے) کہا تھے اہل کتاب پڑھتے توراۃ کو بیچ عبرانی زبان کے (کہ زبان یہودیوں کی ہو) اور تفسیر کرتے اُس کی عربی زبان میں واسطے مسلمانوں کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ اُن کو۔ اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے۔ آخر آیت تک روایت کی بخاری اور مسلم نے۔

اس حدیث میں توریت وانجیل کا ذکر تو کیا گیا ہے پر ثبوت نبوت کے لئے نہیں۔ اور اہل الکتاب کی بابت خلاف قرآن عربی بیان کیا گیا ہے۔ جو راوی کی خوش فہمی سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۴۹

وعن جابر اَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِنَ التَّوْرٰۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِنَ التَّوْرٰۃِ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَءُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔

ترجمہ۔ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توراۃ کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ نسخہ توراۃ کا ہے پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو گم کریں تجھ کو گم کرنے والیاں کیا نہیں دیکھتا تو اُس چیز کو کہ بیچ چہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرے آنحضرت کے پس کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اُسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے۔ اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم اُن کی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے۔ اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی ہے یہ دارمی نے ۔ باقی آیندہ۔



ویدوں کی اصل

سو جب تک اہل ہنود ویدوں کے رچنیوالے کسی انسان کے قایل نہ ہونگے۔ تب تک ویدوں کی نسبت لفظ الہام کا استعمال کرنا ناواجب ہے۔ الہام انسان کو ہوتا ہے نہ ایشور کو اگر کسی انسان نے ویدوں کو رچا ہی نہیں تو اُس غیر موجود مصنف کے الہامی ہونے یا نہ ہونے پر بحث کرنا فضول ہے۔ یا یوں کہو کہ اگر وید ایشور کرت ہیں تو ایشور کے الہامی ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن وید ایشور کرت ہیں یا نہیں۔ یہ ایک جُداگانہ سوال ہے۔ ویدوں کے الہام سے اس کا تعلق نہیں

شاستروں کی رائے:۔ اہل ہنود کے مختلف شاستروں میں ویدوں کی اُتپتی کی بابت جو خیالات مندرج ہیں۔ پہلے ہم اُن میں سے جو بہت مشہور خیالات ہیں ہم ذیل میں اقتباس کرتے ہیں:۔

۱۔ وید پُرش کی قربانی سے پیدا ہوا

तस्माद्यज्ञात सर्वहुतः ऋचः सामानि जज्ञिरे छंदांसि जज्ञिरे तस्माद यजुः तस्मादजायत"

اُس عالمگیر یگیہ سے رچا اور سام پیدا ہوئے۔ اُس سے چھند پیدا ہوئے۔ اُس سے یجر پیدا ہوا۔ رگ وید منڈل ۱۰ سوکتہ ۹۰ رچہ ۹ یا یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۷

رگ وید کے دسویں منڈل کے نوّیں سوکتہ کو پُرش سوکتہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اُس میں پُرش دیوتا کا بیان ہے۔ اس پُرش سوکتہ کے ساتویں رچہ کے مطابق دیوتاؤں نے پُرش کو بطور ذبیحہ کے یگیہ میں چڑھایا۔ مذکورہ بالا اقتباس شدہ رچہ کے مطابق اس پُرش دیوتا کی قربانی سے وید پیدا ہوئے۔

۲۔ وید سکمبھ سے پیدا ہوئے۔

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन् सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम। स्कम्भं तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः॥

"بتاؤ وہ سکمبھ کونسا ہے جس سے رچوں کو گھڑکر نکالا جس سے یجو گھیس کر نکالا۔ سام جس کے رونگٹے ہیں اور اتھروانگرس مُنہہ ہے؟" اتھروید ۱۰: ۷: ۲۰۔

اپاکشن (अपातक्षन्) اور اپاکشن (अपाकषन्) مصدر تکش اور کش سے نکلے تکش کے معنے لکڑی وغیرہ کے گھڑنے یا چھیلنے کے ہیں جس طرح ترکھان لکڑی کو گھڑتا یا چھیلتا ہے اُسی طرح رگ وید سکمبھ دیوتا سے چھیل کر یا گھڑ کر نکالا گیا۔ کش کے معنے گھسنے کے ہیں۔ جیسے سونا چاندی وغیرہ پتھر پر گھسے جاتے ہیں اس لئے اُس پتھر کو کسوٹی کہتے ہیں۔ لفظ کسوٹی اسی لفظ کش سے نکلا ہے۔ سو یجروید سکمبھ سے کش کر یا گھیس کر نکالا گیا۔ ان دونوں مصدروں کے اور بھی معنے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہاں پر لفظی تکرار کرنے کی ضرورت نہیں اصل میں یہاں پر بیان مجازی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ رگ یجو سام۔ اتھرو چاروں وید سکمبھ دیوتا سے نکلے ہیں۔ سام کو سکمبھ کے رونگٹے اور اتھرو کو اُسکے مُنہہ کہنے سے ان چاروں ویدوں کو سکمبھ دیوتا کا ہم وجود قرار دیا گیا۔ باقی آیندہ

وشِشٹ

قدیم ہندوؤں میں یہ مہرشی بڑا حلیم الطبع اور صابر گذرا ہے۔ اُس کی پیدایش کے بارے میں ہندوؤں کی کتابوں میں کئی ایک مختلف بیان پائے جاتے ہیں جن کا باہم موافق کرنا اشد مشکل امر ہے۔ پہلا بیان منوسمرتی کا ہے (۱: ۳۴ و ۳۵) جہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہرشی منی ان دس پرجاپتیوں میں سے تھا جو منو سے پیدا ہوئے تھے۔ ان پرجاپتیوں کی والدہ نہ تھی اور نہ ہی دنیاوی قاعدے کے مطابق کوئی والد تھا۔ بلکہ وہ منو جی کے تپ سے پیدا ہوئے تھے۔ دوسرا بیان یہ ہے کہ وہ برہما کے دماغی بیٹوں میں سے تھا۔ (مہابھارت آدی پرب ۶۶: ۵۔ وشنو پران ۱: ۷) تیسرا بیان یہ ہے کہ وہ ایک اپسرا (اندر کے اکھاڑے کی پری) اُروشی سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے والد مترا ورُون دیوتا تھے (دیکھو رگ وید ۷: ۳۳ و وشنو پران ۴: ۵ میں لکھا ہے کہ نمی نے جو اکشواکو راجاؤں کی نسل میں سے متھیلا کا ایک راجہ تھا اس کو سراپ دیا تھا کہ تیری جسمانی ہستی قایم نہ رہیگی تو وشِشٹ کا روح اپنا جسم چھوڑ کر ایک عرصہ کے لئے مترا ورُون کے ارواح کیساتھ جا ملا تھا۔ مگر جب اُن کی رغبت اُروشی کی جانب ہوئی تو رشی مذکور ایک اور شکل میں ہو کر پیدا ہوا۔ اسی سبب سے وہ مہابھارت آدی پرب ۹۹: ۵ میں ورُن کا اور ۱۸۰: ۱ میں رد دیکھو منتھ ناتھ دت ایم۔ اے شاستری کا انگریزی ترجمہ) مترا ورُن کا بیٹا کہلایا ہے۔ پہلا اور دوسرا بیان آپس میں متفق نہیں ہو سکتے کیونکہ پہلے میں وہ منو سے پیدا ہوا بتایا گیا جو ویراٹ سے پیدا ہوا تھا اور ویراٹ برہما سے۔ دوسرے میں وہ خود برہما کے دماغ سے پیدا ہوا بتایا گیا ہے۔ اگر یہ دونوں بیان دو متفرق زمانوں کے ہوتے تو ایک گونہ متفق ہو سکتے کہ ایک دفعہ وہ برہما سے پیدا ہوا اور پھر وہی دوسری دفعہ منو سے۔ لیکن یہ دونوں بیان تو سرشٹی کے آدی کے ہیں۔ علاوہ اس کے ان میں کئی ایک اور مشکلات بھی پائی جاتی ہیں تیسرا بیان ان دونوں بیانوں سے متفرق ہے سو ظاہر ہے۔ تیسرے بیان کے ساتھ جو حوالے دیئے گئے ہیں۔ اُن پر اگر غور کریں تو بھی وہ متفق نہیں ہو سکتے اور اگر متفق سمجھے جائیں۔ تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ رگ وید کا وہ منتر نمی کے زمانہ کا ہے۔ الغرض ان تینوں بیانوں کا باہمی افتراق واضح ہے۔

وشِشٹ کی دو بیویاں تھیں۔ ایک ارندھتی نامے تھی جو فضائل مستورات کا اعلیٰ معراج یا ہا ئیسٹ آئیڈیل تصور ہوتی ہے چنانچہ جب رام چندر۔ سیتا۔ و لکشمن اپنے بن باس کے آغاز میں اگست منی کی کُٹیا پر آئے اور اُس کے مہمان ہوئے تو اُس نے عورتوں کی نالائقی اور بُری خصلات کا بیان کرتے ہوئے سیتا کو اُن سے مستثنٰے اور ممتاز اور ارندھتی کے مشابہ کیا تھا۔ (رامائن جلد ۳ صفحہ ۸۰ گریفتھ صاحب کا انگریزی ترجمہ) باقی آیندہ

موت کی گھڑی

(از انگریزی)

رگ شہابِ چمن وقت پہ جھڑ جاتے ہیں
وقت مخصوص پہ چھپ جاتے ہیں تارے گر کر
دن بنا ہے کہ ہم کام کریں محنت سے
شب ہے آرام کو اور خواب کو دیدہ بیدار
ہم کو معلوم ہے کب ہم کو آ دیگا زوال
پکنے جب فصل سنہری یہاں ہو جائیگی
کیا بڑا وقت ہے وہ بادِ بہار آکے کرے
یا خزاں آگئی ہو پھول ہوں پژمردہ
تو وہاں ہے جہاں طوفاں کی بلائیں آئیں
گھر کے آرام کدے میں کبھی آجاتی ہے
تو وہاں ہے کہ جہاں ہارے یار وطن
تو وہاں ہے کہ عدو سے عدو کی ہے پکار

وقت پہ پھول بھی کملا کے گرا جاتے ہیں
نیز ہر وقت ہوا سے رگ مفا جا گر
شام اسواسطے ہے کہ ان کے یہیں گھر کو جائے
کونسا وقت ہے اے موت نہیں جو تیرا
کب پتہ ہے گے اس ملک میں ہمت شمال
لیک یہ کون بتائے کہ تو کب آئیگی
کان میں پھونکے سرگوشیاں آہستے سے
اسکا مخصوص ہے وقت [illegible]
تو وہاں ہے جہاں گانے کی صدائیں آئیں
کبھی مجلس سے ہمیں کھینچ کے لیجاتی ہے
یعنے گلشن میں شجرہائے ثمر دیکے تلے
شور شہنشاہی کی جلتی ہے کہ شاکست تو اوں

سورج نارائن مہر

از رسالہ ساد ھو منتقل۔

سائیں کی صدا

یہ دنیا جائے گذشتن ہے سائیں کی ہے یہ صدا بابا
یہاں جو ہے روز رفتن ہے تو اس میں دل نہ لگا بابا۔
گیانی نہ رہے دھیانی نہ رہے جو جیتے لاثانی نہ رہے۔
تھے آخر کو فانی نہ رہے فانی کو کہاں ہے بقا بابا۔
تھے کیسے کیسے شاہِ زمیں تھے کیسے کیسے محل نگیں
ہیں آج کہاں وہ مکان مکیں نہ نشان رہا نہ پتہ بابا
نہ وہ سور ہے نہ وہ بیر ہے نہ وہ شاہ ہے نہ وہ وزیر ہے
نہ امیر ہے نہ فقیر ہے۔ مولا کا نام رہا بابا۔
اے ہم سفران طریق عدم نہیں چھوٹے تم سے نشان قدم
گم گشتہ راہ فنا ہیں ہم کہو کوئی تو کیا ہے بقا بابا
جو چیز یہاں ہے فانی ہے جو شے ہے آنی جانی ہے۔
دنیا وہ رام کہانی ہے کچھ حال نہیں نہ کھلا بابا
گزری یہ جہاں گزراں ہے اور جنس عمل کی ارزاں ہے
یہ نفع بھی یہاں کا نقصاں ہے کچھ دیکھ کے سودا بابا۔
مال اعمال کرلاتے ہیں پھل ساتھ اپنے لیجاتے ہیں۔
جو دیتے ہیں سو پاتے ہیں۔ یوں ہی یہ تار لگا بابا۔
آنے جانے کا ہے تار لگا دنیا ہے اک بازار لگا۔
دل اس میں نہ تو زنہار لگا۔ کب نکلا وہ جو پھنسا بابا
یاں مرد وہی کہلاتے ہیں جو جاکر پھر نہیں آتے ہیں
جو آتے ہیں اور جاتے ہیں وہ مرد نہیں اصلا بابا
کیوں عمر عبث تونے کھوئی کچھ کرلے اب بھی خدا جوئی
میں کہتا ہوں تجھ سے یہاں کوئی رہا نہ رہا نہ رہا بابا
تہ کر تہ کر بستر اپنا باندھ اٹھ کر رخت سفر اپنا
دنیا کی سرا کو گھر اپنا تونے غلط سمجھا بابا۔
کیا گھوڑے بیچ کے سویا ہے کیا وقت رائیگاں کھویا ہے
جو سویا ہے وہ رویا ہے کہتے ہیں مرد خدا بابا
وہ پیک اجل کا آتا ہے اور تجھے ساتھ لے جاتا ہے
سب جیتے جی کا ناتا ہے پھر کون یہاں تیرا بابا
جتنا یہ مال خزانہ ہے۔ اور تونے اپنا مانا ہے
سب چھوڑ کے یاں سے جانا ہے کرتا ہے اکٹھا کیا بابا
کیوں دل دولت میں لگایا ہے سچ کہتا ہوں جھوٹی مایا ہے
یہ چلتی پھرتی چھایا ہے۔ کیا اعتبار اس کا بابا
دنیا کو نہ کر تو میری ہے۔ غافل دنیا کب تیری ہے
سائیں کی جیسی پھیری ہے پھرتا ہے تو اس جا بابا
یہ ملک و مال یہ جاہ و حشم یہ خویش و اقارب جو ہیں بہم
سب جیتے جی کے ہیں ہمدم پھر چلنا ہے تنہا بابا۔
جو نیک کمائی کرتے ہیں جو سانسوں پار گذرتے ہیں
جو جیتے جی ہی مرتے ہیں جینا ہے بس ان کا بابا
کیوں مہر یہ عالم نسیاں کا دنیا ہے سوا نقصاں کا
ہے ذوق تجھے تو عرفاں کا تجھ کو دنیا سے کیا بابا

بائبل کے کلام خدا ہونیکا ایک ثبوت

(ترجمہ از بمبئی گارڈین)

قسطنطنیہ میں ڈاکٹر ہملن کے پاس ایک دن ایک ترکی فوج کا جنرل آیا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے؟"

ڈاکٹر ہملن نے یہ سوال سنکر اس ترکی افسر کو باتوں میں لگا لیا۔ اور جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ اس نے مشرقی ممالک کی سیر و سیاحت بھی کی ہے تو پوچھا کہ آپ نے بابل کو بھی دیکھا کہ نہیں؟

جنرل "ہاں! میں ایک دفعہ وہاں گیا تھا۔ اور وہاں جاکر ایک عجیب تجربہ حاصل کیا"۔ اتنا کہکر وہ وہاں کے سفر کے حالات سنانے لگا۔ کہ میں شکار کا بہت شائق ہوں اور جب میں نے سنا کہ بابل کے کھنڈرات میں اسکے لئے بہت اچھا موقعہ ہے تو میں وہاں شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ وہاں پہونچکر مجھے معلوم ہوا کہ تنہا رہنا خالی از خطرہ نہیں ہے۔ میں نے فوراً ایک شیخ کو معہ اسکے ہمراہیوں کے اپنے ساتھ لیلیا۔ بابل میں پہونچکر ہم لوگوں نے ڈیرا کیا اور آفتاب غروب ہونے سے کچھ پیشتر میں اپنی بندوق لیکر باہر نکلا تاکہ ادھر ادھر کچھ دیکھوں کھنڈرات کے غاروں اور سوراخوں میں عموماً جانور رہتے ہیں۔ جو غروب آفتاب کے وقت اور خصوصاً رات کو نظر آتے ہیں۔ ذرا فاصلہ پر مجھے ایک دو جانور نظر آئے۔ میں فوراً خیمہ پر واپس آیا تاکہ آفتاب غروب ہونے کے بعد شکار شروع کروں۔" جب میں خیمہ پر واپس آیا تو دیکھتا کیا ہوں میرے ہمراہی خیمے گرا رہے ہیں۔ میں بہت حیران ہوا اور شیخ کو سخت و سست کہا کہ معاہدہ آٹھ یوم کا ہے اور اس کے لئے میں نے ایک معقول اجرت دی ہے۔ مگر ابھی جبکہ میعاد ختم نہیں ہوئی تو یہ چلنے کی تیاری کیسی؟ شیخ نے جواب دیا کہ جناب یہ مقام محفوظ نہیں ہے۔ غروب آفتاب کے بعد یہاں کوئی آدم زاد زندہ نہیں رہ سکتا۔ تاریکی کے چھاتے ہی غاروں اور سوراخوں سے بھوت، پریت، جن اور اسی قسم کی دوسری چیزیں نکلتی ہیں۔ اور جو کوئی یہاں

نظر آتا ہے اُس کو پکڑ کرلے جاتی ہیں۔ پھر وہ بھی اُنہیں میں ملجاتا ہے"! جب میری کچھ پیش نہ گئی تو میں نے کہا۔ اچھا اگر یہی معاملہ ہے تو میں تم کو معاہدہ سے دگنی اُجرت دونگا۔ مگر واپسی کا ارادہ فسخ کرو۔ شیخ نے جواب دیا "اگر دُنیا کی ساری دولت مجھے دی جائے۔ اس پر بھی میں یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ کیونکہ یہاں کوئی آدم زاد زندہ نہیں بچ سکتا۔ ہاں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ یہاں سے ایک گھنٹہ کے رستہ پر جاکر ٹھہر جاتے ہیں اور علی الصبح پھر یہاں آجائیں گے۔ القصہ وہ لوگ چلدیئے اور میرا شوق پورا نہ ہوا"۔

وہ تُرک جنرل جب اپنی بات ختم کر چکا تو ڈاکٹر ہملن نے کہا کہ میں بائبل سے آپ کو کچھ پڑھ کر سُناتا ہوں:۔

"اور بابل جو مملکتوں کی حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائیگی جنکو خدا نے اُلٹ دیا وہ ابد تک آباد نہ ہوگی اور پشت در پشت کوئی اُس میں نہ بسیگا۔ **وہاں ہرگز عرب لوگ خیمے استادہ نہ کرینگے** اور وہاں گڈریئے گلوں کو نہ بٹھائینگے۔ پر بن کے جنگلی درندے وہاں بیٹھیں گے اور اُن کے گھروں میں اُلو بھرے ہوئے ہونگے۔ وہاں شتر مرغ بسیں گے اور بکری وہاں کودینگے ناچینگے۔ اور گیدڑ انکے عالیشان مکانوں میں اور بھیڑیے اُن کے رنگ محلوں میں چلائینگے اُس کا وقت نزدیک پہونچا ہے اور اس کے ہونے کے آگے بہت دن نہ ہونگے"۔ (یسعیاہ ۱۳: ۱۹: ۲۲)

ترک جنرل۔ "ہاں ہاں۔ بس ٹھیک یہی حال ہو۔ مگر آپ تو کوئی تاریخ پڑھ رہے ہیں؟"

ڈاکٹر ہملن۔ "نہیں جناب یہ پیشینگوئی ہو۔ آپ تو تسلیم کرتے ہیں خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ آپ کو شاید معلوم ہوگا کہ پُرانا عہد نامہ ہمارے خداوند مسیح سے تین سو برس قبل یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا"۔

ترک جنرل۔ "درست"۔

ڈاکٹر ہملن۔ "اور یہ بھی شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ اس سے بھی کوئی دو سو برس پیشتر یہ عبرانی زبان میں مدون ہوا تھا"۔

ترک جنرل۔ "ہاں"!

ڈاکٹر ہملن۔ "تو کیا یہ پیشینگوئی نہیں ہو جو اس وقت کہی گئی تھی جبکہ بابل اپنے حشمت و جلال کے تئے سارے عالم میں مشہور تھا؟"

ترک جنرل۔ "اس وقت میں آپ کو اس کا جواب نہیں دے سکتا میں اس پر غور کرونگا"۔

ڈاکٹر ہملن۔ "بہتر آپ ضرور اس پر غور فرمائیں۔ اور جب آپ جواب دینے کو تیار ہوں تو تشریف لائیے گا"۔

ڈاکٹر ہملن صاحب فرماتے ہیں کہ اُس رُوز کے بعد میں نے پھر اُس ترک جنرل کو نہیں دیکھا مگر اس پیشینگوئی کے پورے ہونے کی جو شہادت اُس سے ملی وہ بجائے خود ایسی ہو جو بائبل کے کلام خدا ہونے پر دلالت کرتی ہے"۔

لُطف کیا جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے

پیارے لال شاکر (میرٹھی)

خالص محبت

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۰)

صادق محب میں محبوب ہی کی تلاش ہوتی ہو۔ رات و دن اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے آنکھوں کے سامنے مطلوب ہی ہوتا ہے۔ وہ مثل حضرت یونس علیہ السلام یہی آرزو رکھتا ہے۔ کہ وہ کونسا مبارک وقت ہوگا کہ مجھے قید سے رہائی پاکر محبوب کی رفاقت پورے طور پر حاصل ہو محب صادق اس دنیا میں مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہے۔ کلام اللہ کو کھولتے ہی مہمان مسیح کو ہم پاتے ہیں جنکو مجوسیوں کے نام سے بیان کیا جاتا ہے۔ وہ بہدایت ستارہ اپنے محبوب کی تلاش پر آمادہ ہوئے۔ یہ اپنے محبوب سے خالص محبت رکھتے تھے تب ہی تو قلب حرارت نے ایسے دراز سفر پُر از خطر کو اختیار کیا کیا کوئی چیز اُن کی خالص محبت میں رخنہ انداز ہو سکی یا وہ کسی بلا سے خوف زدہ ہو کر سفر تجویزہ کو ملتوی کر دیا؟ یا کسی کے حسن فریندہ نے اپنے جال تزویر میں ڈالکر محبوب حقیقی کی یاد سے باز رکھا ہرگز نہیں بلکہ وہ اپنے محبوب کی تلاش میں چل نکلے۔ ہر ایک قسم کی مصائب کو راحت سمجھتے ہوئے محبوب کی محبت میں مستانہ وار شبانہ روز چلے جاتے تھے صرف محبوب ہی دیدہ دل پر کندہ تھا۔ بمصداق ایں قول ہ:۔

"العشق نار تحرق ماسوائے المطلوب"

یعنے حقیقی شوق ایک آگ ہو ماسوا مطلوب کے جو کچھ پاتا ہے جلا دیتا ہے۔ ویسے ہی عشق خالص نے مجوسیوں کے دلوں میں بجز دیدار محبوب اور سب کو بھسم کر دیا۔ وہ مطلقاً جب خیز اور بجری ہنگ سے نہ لرزاں و ترساں تھے۔ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہونچ ہی گئے۔ یہودیوں کے قبلہ گاہ یعنے شہر یروشلیم میں داخل ہوتے ہی ہر ایک پیر و جوان سے مطلوب ہی کے لئے درخواست کر رہے ہیں حتیٰ کہ ستارہ کی رہنمائی سے منزل مقصود بیت لحم میں جا پہونچے اور دیدار محبوب سے سینہ و آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ پس اے طالب صادق اگر خالص محبت میں ترقی کرنا چاہتا ہے تو مثل مجوسیوں کے اپنے خانہ دل میں شوق و محبت کی حرارت کو پیدا کر اور اُس عجیب شخص کو ڈھونڈھ جس میں ہر دو ذات یعنے انسانیت اور الوہیت متحد ہیں اُس کے توسط سے یہ نعمت عظمیٰ انعام میں پائیگا اور جو بغیر اس کے محبت خالص کا دم مارتے ہیں۔ کاذب ہیں۔ عالمان علوم طبعی نے یہ بات ثابت کر دی ہو کہ روشنی اور حرارت کا منبع آفتاب ہے۔ بغیر آفتاب نہ روشنی ہے اور نہ حرارت ہے۔ لہذا ہمارا خداوند یسوع مسیح آفتاب صداقت ہو۔ خالص محبت کا چشمہ وہی ہے۔ جو اس چشمہ میں غوطہ لگائے وہی نور کا فرزند ہے۔ بغیر توسط اُس الٰہی شخص کے خالص محبت کا دم مارنا دعویٰ بلا دلیل اور قابل تردید ہے۔

ہم ایک اور محب کا بیان کرینگے جس نے اپنے محبوب کیخاطر دنیوی مال و جان آرام و عزت کی مطلق پرواہ نہ کی مستانہ وار شمع پر جان دیدی۔ آپ کا نام نامی حضرت پولیکارپ تھا شہر سمرنہ میں بشپی عہدہ پر ممتاز تھے۔ جب حاکم کی طرف سے پیادے گرفتار کرنے کو آئے تو آپ نے پیش قدمی کر کے پیادوں سے

ملاقات کی اور اُن کو کھانا کھلایا۔ تب مرد خدا نے نہایت زاری اور ابتہال کیساتھ اپنے محبوب سے دعا کی تاکہ اس معاملہ نازک میں استقامت مرحمت ہو۔ پیادوں کے دل دعا سنکر پاش پاش ہوگئے۔ چونکہ آپ کی عمر نہایت سن رسیدہ تھی۔ جب حاکم کے روبرو پیش ہوئے تو آپ کی فرشتہ صورت اور سفید ریش کو دیکھکر کہا کہ اپنے سفید بالوں کی عزت کر اور مسیح پر لعنت کر تو تو رہا کیا جاویگا۔ آپ جو مسیح کی محبت میں غوطہ لگائے ہوئے تھے سر اُٹھا کر جواب دیا کہ "چھیاسی سال میں نے اُس کی خدمت کی لیکن اُس نے مجھے کبھی تکلیف نہ دی۔ تو اب بھلا کیونکر اپنے بادشاہ اور نجات دہندہ کا کفران نعمت ہوں"۔ اگرچہ حاکم نے یہی کہا کہ تو صرف اوپری طور سے کہدے لیکن محب صادق نے نہ مانا آخرش حاکم نے جلد حکم دیا کہ آگ میں جلایا جائے لیکن آپ ایسا ہیبتناک حکم سنکر بھی ذرہ بھر متاثر نہ ہوئے اور ہنستے ہوئے چتا پر بیٹھ گئے اور سپاہیوں سے فرمایا مجھے مت باندھو کیونکہ میرا محبوب مجھے یہاں بیٹھنے کی طاقت دیگا۔ اور جب آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے تو تب بھی آپ ہنستے ہوئے ہی دکھائی دیتے تھے۔

لاریب وہ اپنے بندوں کیساتھ ہے۔ وہ اُس کو روبرو دیکھتے اور وہ اُن کو دیکھتا ہے گویا وہ اُن میں ہے اور وہ اس میں کسی قسم کا حجاب اس میں نہیں ہے یہ سچ ہے ؎

کہاں ہے پردہ کدھر ہے چلمن کب اُس کا مکھڑا نقاب میں ہو
قصور اپنی نگاہ کا ہے وگرنہ وہ کب حجاب میں ہے

حضرت پولیکارپ نے صاف لفظوں سے یہ ہستہ ظاہر کی کہ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو ہند و چین یا حبس کو چلا جاونگا۔ اور تمہارے علاقہ میں نہ رہونگا۔ بلکہ جب آپ کو موقعہ اپنی جان بچانے کا تھا کسی جا روپوش نہ ہوئے۔ خنداں کناں پیش قدمی کرکے مخالفوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے۔ تاکہ خالص محبت پر کوئی داغ نہ آئے۔ بیشک محبان الٰہی کا یہی شیوہ ہے۔ کیونکہ وصل محبوب تو تب ہی ہوتا ہے جب محبت یار میں سر و دستار تک کی خبر نہ ہو۔

مخفی نہ رہے کہ خالص محبت کا وجود تا قیام زندگی ہی نہیں بلکہ بعد از مرگ تا دوام ہے۔ جیسا کہ خداوند مسیح کے رسول حضرت پولوس علیہ السلام فرماتے ہیں "محبت کبھی جاتی نہیں رہتی اگر نبوتیں ہیں تو موقوف ہو جائیں گی۔ اگر زبانیں ہیں تو بند ہو جائیں گی اگر علم ہے تو لاحاصل ہو جائیگا۔ اب تو ایمان۔ اُمید۔ محبت یہ تینوں موجود ہیں۔ پر ان میں جو بڑھکر ہے سو محبت ہے" ۱ قرنتی ۱۳ باب ۸ و ۱۳ آیت۔

الراقم یوسف مسیح کیٹیکسٹ　ایس پی جی مشن۔
جموں ریاست

علم زندگی ہے اور بے علم موت ہے
یا
مسیح زندگی ہے اور بے مسیح موت

تواریخ اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ جب سے مسیح دنیا میں آیا تب سے آئے دن روشنی پھیلنے لگی اور مسیح سے پہلے دنیا جہالت کا گھر تھی تمام رشی انسانی زندگی کو فضول اور نکما ثابت کرتے رہے اسی سبب سے دنیاوی اور روحانی ترقی سے محروم رہے۔ علم کا ہوا ابھی ایک قسم کی پرخطرناک جاننا ہے۔ مگر جبتک مسیح ہم میں نہ آیا ہم مسیح میں نہیں ہیں ہمارے علم سب نکارہ ہیں۔ خداوند مسیح آکے اور بتلایا کہ یہ انسانی زندگی ایک رتن ہے جو فضول اور نکما سمجھنا جاہل دنیا کا کام ہے۔ اسی لئے بتلایا کہ "تم دنیا کا نور ہو" پھر کیسی تعصب کی بات ہے (بقول آپ کے) بیدوں کی تصنیف کو علم کا مخزن ماننا اور پھر دعوے کرنا کہ جب ان کو پڑھا جاتا تھا تو رشی اُن کی تعظیم کرتے تھے۔ بالفرض اگر مان لیا جائے کہ ان بیدوں میں کمال اچھا اور عدم موجودگی سب درختوں کے ارنڈ کا درخت غنیمت ہوتا ہے تو کیا بڑی بات ہے۔ نہروں کے سامنے بارانی پیداوار کچھ حقیقت نہیں رکھتی یہی وجہ ہے۔ کہ موجودہ روشنی کے سامنے وید کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ اور اسی سبب سے اُن کا غیر زبان میں ترجمہ ہونا مطلب گم کرتا ہے۔ اور سماجی بھائی موجودہ تعلیم کے مطابق ترجمہ کرنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک ہندو کا عیسائی ہونا کٹھن ہو رہا سماج جانتا ہے کہ دنیا میں جو خیال پیش کیا جائے اُسکے پیرو کچھ نہ کچھ تو ہو ہی رہتے ہیں اسلئے نئے نئے مضمون آئے دن آریہ گزٹ میں نکالکر ہندوؤں کا دل تسخیر کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ محال ہے سچائی ظاہر ہونے سے نہیں رک سکتی ہمیشہ سچائی کی جے ہوا کرتی ہے۔ اتنی بات سے ہند تسخیر نہیں ہو سکتے کہ آریہ سماج نے سچائی پیش کر کے نہیں ویدوں قدرے پیش کرکے نہیں صرف زبانداری سے ہندوؤں کو مسیحی مذہب سے کچھ عرصہ کے لئے روک رکھا ہے۔ آخر مطلع صاف ہو جائیگا ہم دعا کرتے ہیں کہ علم زیادہ پھیلے اور اچھوت ذاتوں کو اُبھار آئے اور لوگ اصلی راستہ اختیار کریں۔

دوسرا ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ سماجی پچھلا رونا رو کر اس تاریکی یا دنیا کو نہ دلائیں سپے ہوئے آئے کو دل میں نہ بجھیں جو برائیاں ہندوستان میں اُنکے اچھے زمانہ میں تھیں۔ وہی اب ویدکا ہیں رسوم اور بد اعمال موجودہ نام نہیں۔ گوگصا ویدوں کے گانے گن کا نام ہے آج گوتم کا اپنا پیش کرتے ہیں جنگل میں جا کر رشیوں کے نقش قدم و عمل میں زندگی بسر نہیں کرتے سیر مشنری شرک کی ہی کرتے ہیں۔ کام سارے موجودہ زمانے کے اختیار کئے ہیں۔ راگ رشیوں کے الاپتے ہیں کیسی کرنگھنا ہے رشی۔ اگنی۔ وایو۔ اندر وغیرہ کو پوجتے تھے۔ رشیوں نے درخت پہاڑ۔ لاشیں زیادہ کرلیں تو کیا ہوا۔ یہ سب وید کی تعلیم کا اثر ہے۔ ٹیاں ہی مطابق وید کی تعلیم ہیں۔ اگر سماج انکار کرتا ہے تو کیا چارہ ہو سکتا ہے۔ جنگجوئیوں اور خرابیوں کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ سب وید میں آئی ہیں کسی اور مذہب نے زیادہ نہیں کیں۔ لیکن

اس کا شاہزادہ بتلاتا ہے۔

گزشتہ کو چھوڑ کر آئندہ کا فکر کرو۔ وہ جاہل تھے تم عالم ہو۔ وہ وحشیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ تم پیر سو پہنتے ڈاسن کا بوٹ پہنتے۔ ٹائی لگاتے۔ برف پیتے اور آرام سے زندگی بسر کرتے ہو۔ لکچر دیتے ہو۔ سماج لگاتے ہو۔ اندر سپند کا ذکر نہیں تم تقریریات سے واقف وہ ناواقف تھے۔ تم مٹیریا میڈیکا

جانتے ہو وہ اُس کا استعمال گھوڑوں کا مصالح کہاتے تھے۔ وہ سادہ تھے تم چالاک ہو پالیسی باز ہو۔ بائبل کی باتیں کرتے ہو اور بائبل کو نہیں مانتے ہو۔ وہ ویدوں کے ہر ایک منتر کو مانتے تھے۔ اور تم ویدوں کے ارتھ سنتے جیتے ہو۔ وہ ایشور سے بے بہرہ تھے۔ تم ایشور کے جاننے کی کوشش میں ہو۔ انہوں نے کالج نہ بنایا تم نے ڈی - اے - وی کالج بنا دیا ہے۔ تم نے یتیم خانہ فیروزپور بنایا۔ انہوں نے اناتھ آلہ کی دیوار بھی نہ بنائی تھی۔ وہ ورن اصول قائم نہ کر سکے۔ تم نے ورن اصول قائم کر دیے اُن کے پاس سنیکار ودھی اور ستیارتھ پرکاش نہ تھا تمہارے پاس دونوں ہیں۔ وہ ویدوں پر قانع تھے تم مغربی تعلیم کا سہارا لیکر ترقی کرنا چاہتے ہو۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ تم ہرگز ہرگز بدھو نہ ہو گے بلکہ سچ اور جھوٹے کا نتارا کرکے رہو گے پھر دنیا کا آخر نہ ہو گا۔ آمین۔

الراقم مولچند مسیحی مشن ہائی سکول لاہور۔

ملک کنعان کی سیر

دیکھو پیدائش ۱۴: ۱۸ اور ملک صدق سالم کا بادشاہ روٹی اور مے نکال لایا۔ یشوع ۱۸: ۲۸ میں یبوسیوں کا شہر کہلاتا ہے۔ خداوند یسوع سے ۱۵۰۰ برس پیشتر کا ایک کتبہ ملا ہے جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ یہ شہر یبوسیوں اور اموریوں کی حد پر تھا۔ جس وقت حضرت داؤد نے اُس کو آباد کیا تو اُس کا نام داؤد کا شہر ہوا۔ اس وقت یہوداہ اور اسرائیل کی سلطنت کا دارالخلافہ ہو گیا۔ داؤد کے بعد حضرت سلیمان نے اُسکو کمال رونق تک پہونچایا۔ عالیشان عمارتیں اور برج بنائے۔ کوہ موریا کی چوٹی پر جہاں اضحاق کی قربانی ہوئی مقدس ہیکل بنائی گئی۔ عہد کا صندوق یہاں لایا۔

راجعام بادشاہ کے عہد سے اس شہر پر وقتاً فوقتاً مصیبتیں آنی شروع ہوئیں۔ شاہ مصر سیسق کی چڑھائی اُن حادثوں کا شروع تھا۔ جو پے در پے اس شہر پر آتے رہے کیونکہ بنی اسرائیل اور یہوداہ نے ابراہام - اضحاق - یعقوب کے خدا کو ترک کرکے بعلیم کی پرستش کی اور ہر طرح کی بت پرستی میں پڑ گئے

سنحیرب بادشاہ نے جس وقت یروشلم پر چڑھائی کی اور شاہ یہوداہ حزقیاہ کو دھمکایا اس وقت شاہ یہوداہ حزقیاہ نے اس شہر کی قلعہ بندی کی اور اوپر کے تالاب جیحون سے پمپ اور نلکوں کے ذریعہ پانی شہر میں لایا۔ اس کے بیٹے منسی کو شاہ بابل قید کرکے بابل کو لے گیا۔ اور لوہے کی بیڑیوں سے جکڑا۔ جب اُس نے وہاں اپنے باپ دادوں کے خدا کو پکارا تو خدا نے اُسے پھر آزاد کرکے بحال کیا جب منسی بحال ہو گیا تب اُس نے دشمنوں کے حملوں سے بچنے کے واسطے اس کی خوب قلعہ بندی کی۔

شاہ مصر نیکو نے بھی اس پر قبضہ کیا مگر شاہ بابل نبوکدنضر نے اُس کو بالکل تباہ کر دیا شہر پناہ ڈھائی گئی عمارتیں برباد کی گئیں ہیکل جلائی گئی۔ شاہ صدقیاہ کو قید کرکے بابل کو لے گیا۔ یہ تمام واقعات مسیح سے ۵۹۶ برس پہلے ہوئے جبکہ یہودی قید کرکے بابل میں لے جائے گئے۔ ۷۰ برس اسیری میں رہے عزرا اور نحمیاہ فقیہ کے وقت میں باوجود سامریوں کی مخالفت کے ہیکل دوبارہ تعمیر کی گئی اور شہر پناہ بنائی گئی مسیح سے ۳۳۲ برس پیشتر سکندر اعظم نے بغیر محاصرہ اور لڑائی کے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ سکندر نے اس شہر کی عزت اور ہیکل کی حرمت کو بحال رکھا اور یہودیوں کو آزادی دی پھر مسیح سے ۳۲۰ برس پیشتر شاہ مصر بطلیمی نے سبت کے دن یروشلم کا محاصرہ کیا۔ چونکہ سبت کے دن یہودی جنگ نہ کر سکتے تھے۔ اس نے بطلیمی نے شہر میں داخل ہو کر بہت یہودیوں کو قید کر لیا اور مصر کو لے گیا۔

مسیح سے ۶۳ برس پیشتر رومیوں نے کنعان کو فتح کیا۔ اور یروشلم پر قبضہ کر لیا۔ اس کے قلعے گرا دیئے گئے اور یہ روم کے ماتحت ایک صوبہ قرار دیا گیا پھر المسیح سے ۳۰ برس پیشتر ہیرودیس اعظم نے یروشلم شہر کو لے لیا اور قیصر روم سے بادشاہ کا خطاب حاصل کیا اُس نے شہر میں بہت عمارتیں بنائیں۔ مگر مسیح سے ۱۳ برس پیشتر ایک سخت بھونچال کی وجہ سے وہ تمام عمارتیں منہدم ہو گئیں ہیرودیس اعظم کی موت سے تھوڑا عرصہ پیشتر خداوند یسوع بیت اللحم میں پیدا ہوا۔ یروشلم شہر میں پنطوس پلاطوس گورنمنٹ روم کی طرف سے پانچواں گورنر تھا۔ باقی آئندہ۔

مضامین

حب الوطنی

جیدام جھوٹی حب الوطنی ہمارے اندر نفرت - تنگ دلی اور تعصب پیدا کر دیتی ہے اور اُسکے سبب سے ہم غیر قوموں سے برگشتہ ہو جاتے ہیں انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں۔ نہ ہمارے دل میں اُنکے بزرگوں کی عزت رہتی ہے اور نہ شاستروں کی وقعت رہتی ہے اُنکی ہر ایک چیز خواہ وہ کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو ہماری نظروں میں منفور معلوم ہوتی ہے وہاں کے باشندوں کے رسم و رواج و طرز طریق سبھی وحشیانہ معلوم ہوتے ہیں اور ہمچو ما دیگرے نیست کا خیال روز بروز ہمارے اندر زور دار ہوتا جاتا ہے۔ اُسکے مقابلہ میں سچی حب الوطنی ہمیں اخوت انسانی و سب انسان آپس میں بھائی ہیں کی طرف رجوع کرتی ہے نفرت کے بجائے محبت تنگدلی کی جگہ کشادہ دلی اور تعصب کے بجائے برداشت اور فیاضی ہمارے دل میں پیدا کرتی ہے۔ وہ یہ بتلاتی ہے کہ ضرور تم اپنے ملک سے پیار کرو۔ لیکن دوسروں سے ہرگز نفرت نہ کرو سچے حب الوطن کے دل میں ہر ایک بزرگ ہر ایک شاستر ہر ایک قوم و ملک کے لئے جائز تعظیم و عزت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہ جو شخص نیکی کے سامنے سر جھکاتا ہے خواہ وہ کہیں موجود ہو وہ ہمیشہ دوسرے کی خوبیوں نیکیوں سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کا وجود ہر ایک کے لحاظ سے مبارک وجود بن جاتا ہے۔ ایشور مہاتما اشیر باد کریں کہ ہمارے دل میں سچی حب الوطنی کے خیالات دن بدن زیادہ ہوں تاکہ ہم اپنے ملک کے لئے جو کچھ راست اور صحیح ہے اپنی پوری طاقت سے کر سکیں ہمیشہ پاکیزگی انصاف صداقت کے اصولوں کو مدنظر رکھیں جھوٹی حب الوطنی کے جھوٹے اور غلط جوش میں آکر کوئی ایسی کارروائی نہ کریں جو ناجائز ہو۔

ذر برمند پرچارک

انتخاب الاخبار

جعلسازی کا عبرتناک مقدمہ

گزشتہ ماہ فروری کا واقعہ ہے کہ اگزامینر آفس پی ڈبلیو ڈی کا ایک کلارک مسمی کریم بخش اس الزام میں ماخوذ کیا گیا کہ اس نے ایک مقدمہ کی مثل میں سے اصلی ہنڈی غائب کرنے اور اسکے عوض میں دوسری ہنڈی شامل کرنے کا جرم کیا تھا۔ مقدمہ کی روئداد اس طرح سے بیان کیجاتی ہے کہ کریم بخش بہت مقروض تھا اور قریب تیرہ ہزار روپیہ کے دیوالہ کی درخواست بھی اس نے دے رکھی تھی۔ مقروض ہونے کی حالت میں اس نے کسی طرح مبلغ پانصد روپیہ لاہور کے ایک سوداگر آر آر گنڈو سے قرض لیا اور اسکے عوض میں ایک ہنڈی لکھدی مسٹر گنڈو ایک بنگالی سوداگر ہیں۔ جب بہت عرصہ گزر چکا اور روپیہ وصول نہ ہوا تو گنڈو بابو نے عدالت منصفی لاہور میں اس پر مقدمہ دیوانی کیا۔ کریم بخش نے مثل معائنہ کی غرض سے محرر عدالت کے ایک شخص سے سمجھوتہ کیا۔ اہلکار عدالت مثل کی مثل اپنے گھر اٹھا لیگیا۔ اور کریم بخش کے آگے رکھدی۔ ملزم کریم بخش بہت عرصہ تک معائنہ مثل کرتا رہا۔ اور آخرکار موقعہ پاکر اس نے اپنی اصل ہنڈی مثل سے نکال لی اور اس کی جگہ دوسری جعلی ہنڈی شامل کرنا چاہتا تھا کہ اہلکار عدالت منصفی نے ہاتھا پائی کی اور شور مچا دیا۔ رفتہ رفتہ لوگ جمع ہوگئے اور ہر دو ہنڈیاں ملزم سے برآمد کی گئیں۔ شدہ شدہ یہ گلہری رنگ لائی اور یہ اجلاس مسٹر فرگوسن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر مقدمہ پیش ہوا۔ جس میں ملزم کریم بخش کو دو سال قید سخت اور تین ماہ سنگین کوٹھڑی کی سزا کا حکم سنایا گیا گرچہ ملزم نے بہت سے گواہ صفائی طلب کئے تھے مگر انکی شہادت قابل اعتبار تسلیم نہیں کی گئی۔ کریم بخش ملزم کی حالت پر بھی رحم آتا ہے کہ بیچارہ اور چند ماہ تک پنشن پانے والا تھا۔ مگر بقول "کردنی خویش آمدنی پیش" قسمت کا لکھا کبھی مٹ نہیں سکتا۔ کریم بخش کے دوست انکی اس کارستانی پر سخت افسوس کرتے ہیں۔ خبر ہے کہ ملزم نے سشن کورٹ میں اپیل دائر کردی ہے۔ نتیجہ سے اطلاع دیجاویگی۔ مولوی فضل الدین صاحب نے ملزم کی بیگناہی پر بہت زور لگایا مگر کچھ پیش نہ گئی۔ لالہ نرنجن داس وکیل سرکاری نے صفائی کے گواہاں پر سخت جرح کی انہوں نے کریم بخش ملزم کا چال چلن مشتبہ ظاہر کیا۔ اب قابل غور یہ بات ہے کہ اگر اس طرح اہلکاران عدالت ہائے اپنے اپنے گھروں میں مثلیں لیجاتے ہیں تو حقیقت میں غضب کرتے ہیں۔ کیونکہ اکثر مدعی مدعا علیہم کی پرائیویٹ خط و کتابت جو صرف عدالت تک محدود ہوتی ہے اس کا افشا ہو جانا طرفین کے لئے سبکی کا باعث ہے اس پر ضرور حکام کو توجہ کرنی چاہیے۔ (اخبار عام)

کیا اب تمہارا کلیجہ نہیں پھٹیگا

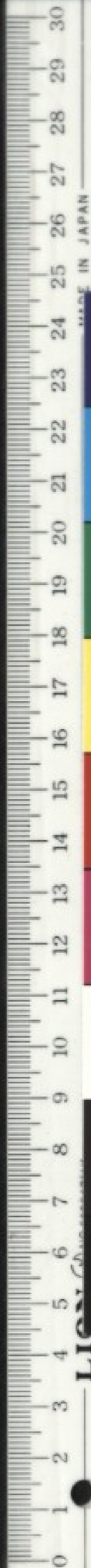
مندرجہ بالا واقعہ کے علاوہ بال بیدھواؤں کے نہ ہونے صغر سنی کی شادی کے پرچار اور دھرم میں لوگوں کے اتیاچاروں سے اس سمئے بھارت میں ناجائز عمل کے ذریعہ بالکوں کی جو ہتیا ہو رہی ہے اس سے کوئی بھی بھارت نواسی ناواقف نہیں ہے۔ ہندوؤں کی ہر ایک تیرتھ استھان پر بیدھوائیں جاتی اور ہتیاں کرتی ہیں اس ہتیا کو روکنے کیلئے بمبئی کی پرارتھنا سماج نے اس صوبہ کے مشہور تیرتھ پنڈھر پور میں ایک آشرم ۱۸۷۵ء سے کھول رکھا ہے۔ اس میں نہ صرف بالکوں کی رکشا کی جاتی ہے بلکہ گربھوتی استریوں کو بھی مناسب امداد اور آشرے دیا جاتا ہے۔ ابتک اس آشرم میں ۹۴۴ لڑکے ۱۰۷۰ لڑکیاں اور ۹۰۹ بیدھوائیں آشرے پا چکی ہیں اس سال اس میں ۴۹ بیدھوائیں آئیں ۳۸ لڑکے گربھ بیدھواؤں سے پیدا ہوئے ۴۴ پیدا شدہ لڑکے ماتاؤں نے آشرم میں کر دیئے۔ بہت سی استری پرش سامنے آکر بچے کو دینے میں شرم کرتے ہیں۔ اسلئے آشرم کے دہنے ہاتھ پر صندوقچی رکھی ہوئی ہے اس میں بچے رکھکر رسی کھینچنے سے آشرم کے منتظمان کو پتہ لگ جاتا ہے اور وہ اسے اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں۔ اس سال ایک ۱۳ سالہ عورت اندھی کے بھی لڑکا پیدا ہوا۔ آشرم میں اس سال ۱۳۵ بیدھوائیں آئیں یہ شمار و اعداد صرف ایک صوبہ کے ایک آشرم کے متعلق ہیں تمام بھارت ورش کی بیدھواؤں کے خیال کرنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر ہندو ابھی خواب خرگوش میں پڑے ہیں کروٹ بدلنے کا نام نہیں لیتے ان آثاروں کو دیکھکر یقین ہوتا ہے کہ ہندو سوسائٹی کے بھلے دن ابھی بہت دور ہیں (پرکاش)

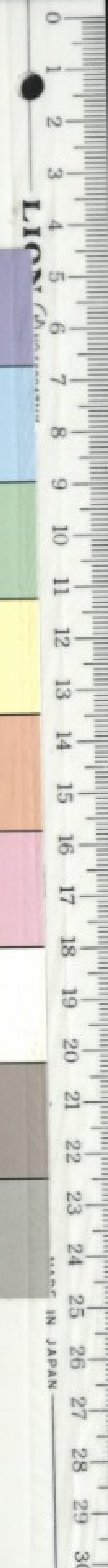
انسداد رشوت ستانی

رشوت کے انسداد کیلئے ضروری ہے کہ ہر ایک ضلع میں ایک ایسی کمیٹی بنائی جاوے جس میں ممبران بااثر معززین شہر شامل ہوں اور اس کمیٹی کا اجلاس ماہواری بصدارت صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ہوا کرے۔ اور تمام ممبران سے حلف لیا جاوے کہ جو کاروائی جلسہ میں ہوا کرے اس کا کسی سے اظہار نہ کیا کریں اس کمیٹی میں ہر ایک صیغہ کے ملازمان کے حال پر غور کیا جایا کرے اور جب کسی کی نسبت ثابت ہو جاوے کہ وہ رشوت خوار ہے تو اس کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اپنے پاس بلاکر تنبیہ کر دیا کریں اور اگر اس تنبیہ پر وہ رشوت ستانی سے باز نہ آوے تو پھر اس پر مقدمہ چلایا جایا کرے اور تمام ممبران کمیٹی جنہوں نے اس کی رشوت ستانی کا حال بتایا تھا بطور گواہ پیش ہوں۔ یہی ایک طریق ہے جس سے رشوت ستانی کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ سچا انصاف اس وقت ہو سکتا ہے جبکہ رشوت ستانی بند ہو جاوے امید ہے کہ ذمہ وار افسران کو یہ تجویز مناسب معلوم ہوگی اور وہ ایسی کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے گورنمنٹ کے حضور اس کی رپورٹ کریں گے۔ (شانتی)

برآمدگی اسلحہ

۲۱ جولائی کو کلکتہ پولیس کو اطلاع ملی کہ دو بنگالی انارکسٹ قتل و غارت کے ارادہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور فلاں مقام میں مقیم ہیں۔ پولیس نے انکو گرفتار کرنے کے لئے اس مکان کا محاصرہ کر لیا مگر دونوں پہلے ہی سے فرار ہو چکے تھے۔ مکان کی





تلاشی لینے پتے نمونہ کی دو پستول۔ ۲۰۰ کارتوس چار نالیاں بندوق کی معہ دیگر سامان اسلحہ برآمد ہوا۔ یہ سب سامان پولیس نے اپنے قبضہ میں کرلیا (دیپکاش)

ایک سفری ٹکٹ اگزمنیر کی کرنی بھرنی

۱۹ جولائی کو کلکتہ میں لعل نامی ایک یوروپین سفری ٹکٹ اگزمنیر کو ۷۹ روپیہ مسافروں سے زائد کرایہ کا جانبر کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ یہ شخص پہلے جنرل ہاسپٹل کلکتہ میں یوروپین بیماروں کا وارڈ ماسٹر تھا۔ یہاں ۱۱۰۰ روپیہ کا تصرف بے جا کرنے کی پاداش میں پریذیڈنسی جیل میں سزائے قید بھگت رہا تھا کہ کنہی لعل دت نے سرکاری گواہ نرنجیدرگوسائیں گواہ کو ہلاک کیا۔ اس شخص نے کنہی لال دت سے ریوالور پکڑ لیا جسکے صلہ میں سرکار نے اسکی بقیہ قید معاف کردی اور ایسٹرن بنگال بنگال سٹیٹ ریلوے پر اُس کو ٹریولنگ ٹکٹ اگزمنیر کا عہدہ ملگیا مگر طبیعت نے چین نہ لینے دیا پُرانے مرض کا غالب آئے اور بلا ٹکٹ سفر کرنے والے مسافروں سے کرایہ وصول کرکے خود ہضم کرنا شروع کردیا اب حوالات میں سیر کررہے ہیں۔ خود کردہ را چہ علاج۔ (م)

ایک بھیڑیا بھیڑ کے لباس میں

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن جالپور سے ایک ادھیڑ عمر کی بنگالی عورت بمعہ تین بچوں کے انٹرمیڈیٹ کلاس کے زنانہ کمرہ میں پانچ بجے شام کے نمبر ۳ ڈاون مسافر گاڑی میں سوار ہوئی اس کا چوتھا لڑکا جو عمر میں سب سے بڑا تھا ساتھ کے مردانہ کمرہ میں ہو بیٹھا۔ جب گاڑی جالپور سے چلنے کو تھی تو ایک اور مسافر جو زنانہ لباس میں جلوس اور گھونگٹ نکالے ہوئے تھا اُس کمرہ میں اُس عورت کے پاس ہو بیٹھا۔ گاڑی رات کے ۱۰ بجے کٹیہاری اسٹیشن پر پہونچی۔ بچے اُس وقت نیند میں خراٹے بھرنے لگے اور وہ بنگالی عورت بھی سونے کی نیت سے لیٹ گئی گھونگٹ والی بناوٹی عورت کو جو دراصل ایک لٹیرا تھا اب اپنے شیطانی کام کرنے کے لئے موقعہ ہاتھ لگا۔ وہ اُٹھکر سوتی ہوئی عورت کے پاس آیا اور اُس کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی۔ عورت جاگ پڑی اور اپنے بچاؤ کی کوشش کرنے لگی جس میں بچے بھی جاگ اُٹھے گاڑی اُس وقت ملہڑی اور تین پاہر سٹیشنوں کے درمیان جارہی تھی۔ اُس لٹیرے نے اس عورت کا منہ بند کیا اور لڑکوں کو اپنے کام میں مخل دیکھکر اُس نے پکڑا اور ایک ایک کرکے گاڑی کے باہر پھینک دیا اور عورت کے حلق پر بڑا سا چاقو پھیر دیا جس کے صدمہ سے وہ بیہوش ہوگئی۔ اُس شیطان نے بیچاری عورت کے تمام زیورات اُتار لئے اور گاڑی سے اُترنے کے موقعہ کا منتظر ہو بیٹھا۔ گاڑی تین پاہر سٹیشن پر پہونچی اور ابھی ٹھہرنے بھی نہ پائی تھی کہ وہ آدمی اسٹیشن کے دوسری طرف زنانہ گاڑی ہی سے اُتر انانہ کمرے کے ساتھ فسٹ کلاس میں صاحب گنج ریلوے پولیس کا ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی سوار تھا۔ بات یہ تھی کہ گزشتہ دو ماہ سے صاحب گنج کے علاقہ میں نیمٹی اور صابور سٹیشنوں پر ریلوے چوری کی دو زبردست وارداتیں ہوچکی تھیں۔ ایک میں تو شمالی ہند کی ایک عورت اکیلی زنانہ کمرہ میں سفر کررہی تھی تو اُس کو اپنے تمام زیورات ایک ریلوے چور کے حوالہ کرنے پڑگئے جو کہ اسی شیطان کی کرتوت خیال کیجاتی ہے۔ دوسری مرتبہ ایک بنگالی ڈاکٹر کی استری لٹ گئی تھی جس کا ذکر ان کالموں میں آچکا ہے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ان چوریوں کا سراغ لگانے کی نیت سے سفر کررہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ یہ شخص جس نے اب زنانہ لباس اُتار کر مردانی وضع اختیار کی ہوئی تھی۔ اسٹیشن کی دوسری طرف اُترا ہے۔ اس نے اُسکو بلایا جس پر وہ بھاگ نکلا۔ شور مچانے پر سٹیشن کے دو قلیوں نے اُس کا تعاقب کیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مذکور نے اپنی گاڑی سے اُترکر اس زنانہ کمرہ میں جھانکا تو ایک بنگالی عورت کو خون میں آلودہ پایا اُس نے فوراً قاتل کا تعاقب کیا اور ایک میل کے فاصلہ پر قاتل پکڑا گیا۔ مگر گرفتار ہونے کے پہلے اُس نے ایک قلی کو چاقو سے زخمی کیا۔ عورت کے بڑے لڑکے نے جو پاس کے کمرے میں تھا۔ ڈی۔ٹی ایس کو کہا کہ تین بچے بھی میری ماں کے ساتھ سفر کررہے تھے وہ اس گڑبڑ میں گم ہوگئے ہیں۔ ڈی۔ٹی ایس نے اُسیوقت انجن کو گاڑی سے علیحدہ کیا اور انجن گمشدہ بچوں کی تلاش کے واسطے پیچھے روانہ کیا لڑکے ملگئے ایک کو چوٹ سخت آئی تھی۔ مگر باقی دونوں کو معمولی۔ اُس قلی اور تینوں بچوں کو مال سمیت ریلوے ہسپتال صاحب گنج میں علاج کے لئے روانہ کیا گیا۔ ملزم کا ابھی نام معلوم نہیں ہوا مگر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اس ریلوے پلیونگ کلارک ہے۔ ملازمان ریلوے مسافروں کی جان آبرو اور مال کے محافظ ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ اُن کا چال چلن شبہ سے بالاتر ہو۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ عام طور پر ملازموں کا وطیرہ اس معراج سے بہت دور ہے۔ (م)

ہندو بھائیو آنکھیں کھولکر پڑھو

چند روز ہوئے کہ ملیح آباد کی ایک کایستھ بیوہ نے اپنے گھر سے نکلکر لکھنؤ ڈفرن ہسپتال میں جا اپنا ناجائز بچہ جنا بچہ جننے کے بعد پانچ دن اُسنے ہسپتال کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کو کہا کہ میرا خاوند بمبئی سے آگیا ہے اور میں اُس سے ملنے کیلئے گھر جانا چاہتی ہوں۔ ہرچند لیڈی سپرانٹنڈنٹ نے جانے سے منع کیا مگر وہ ہسپتال سے نکل آئی لکھنؤ کے سٹیشن سے رحیم آباد کا ٹکٹ خریدا رحیم آباد پہونچکر وہ اُس گاڑی سے اُتر پڑی اور دوسری طرف جا کر لکھنؤ جانیوالی گاڑی میں جا بیٹھی۔ آپ تو ملیح آباد میں اُترگئی مگر بیا کیا جاتا ہے کہ بچہ کو وہاں گاڑی پر چھوڑ گئی گاڑی لکھنؤ پہونچنے پر ریلوے ملازمان نے بچہ کو اُٹھایا ریلوے پولیس کے سب انسپکٹر نے اس معاملہ کی تفتیش کری اور اس عورت کو گرفتار کرلیا جو آجکل سیشن سپرد ہے۔ ہندو بیوگان کی حالت اس وقت قابلِ رحم ہے تجربہ پکار پکار کر اس مذموم رواج پر لعنت بھیج رہا ہے۔ مگر ہندو سوسائٹی کی حس ابھی کمزور ہے کہ وہ دیرینہ رواج کو خیر آباد کہنے سے عاجز ہیں (دیپکاش)

گلدستہ اخبار

دنیا بھر میں سب سے لمبی نہر چین کی شاہی نہر ہے جس کی لمبائی ۸۰۰ میل ہے اور یہ اہم شہروں میں سے ہو کر گزرتی ہے۔

سائیبیریا کا غیر آباد علاقہ اتنا بڑا ہے کہ اگر بجز روس باقی یورپ کے کل ممالک بھی اس میں جا بسیں تو بھی جرمنی سے دو گنا رقبہ ویران پڑا رہ جائیگا۔

شاہ آسٹریا آرچیڈ نامی پودوں کے ایسے مشتاق ہیں کہ آپکے محل میں ان پودوں کی ۱۸۰۰۰ قسمیں موجود ہیں۔

مانچسٹر کی ٹریمبے کمپنی کو سال گذشتہ میں ۱۸۰۰۰۰ روپیہ خالص منافع ہوا ہے۔ سال بھر میں اس کمپنی کی گاڑیوں پر ۱۲۶ لاکھ مسافروں نے سفر کیا۔

مصر کے شہر کرو میں دنیا بھر میں پرانی یونیورسٹی ہے جو ۹۷۵ء میں قائم ہوئی تھی۔

دنیا میں سب سے پرانی لکڑی کی عمارت ناروے کے شہر بارگنڈ میں ایک گرجا ہے جو گیارھویں صدی میں بنا تھا۔

۱۸۸۲ء ممالک متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ کی طرف سے ایک نقشہ بننا شروع ہوا ہے اور ابھی اس کی تکمیل کے لئے ایک صدی کی ضرورت ہے۔

امریکہ کے لوگ بھی بڑے عجیب ہیں۔ وہاں کے ایک سائنسدان سونے کا لوہا بنانے کا عمل ایجاد کیا ہے اور بہت سے سونے کو روپے کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔

سین فرانسسکو میں دنیا بھر سے بڑے بڑے کنبے یا خاندان موجود ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں ایسے ۲۱۴ کنبے ہیں جن میں چودہ چودہ بچے ہیں اور ایسے کنبے تو بہت ہیں۔ جن میں آٹھ آٹھ بچے ہیں۔

ہمعصر پنجابی تمطراز کر بنگا ضلع جالندھر کے ایک نوجوان کھتری نے شملہ کے ایک ادنیٰ رام داسیہ ذات کے آدمی کی لڑکی کیساتھ دید بھی سے شادی کی وہ اس سے پیشتر آریہ سماج بنگا کا ممبر تھا۔

منشی گنج دنگال اکا ایک آدمی پان کھانے کے دو گھنٹہ بعد مر گیا معلوم ہوا کہ پان زہریلا تھا۔

فرانس میں عنقریب الومنیم کے سکے جاری ہونے والے ہیں نئے سکے آدھی پنی پنی اور دو پنی کے ہونگے ان میں آدھا الومنیم اور آدھا پیتل ہوگا اور چک دار رنگ ہوگا۔ اور سونے سے اختلاف دکھلانے کے لئے انکے بیچ میں سوراخ ہوگا۔

امرتسر میں ایک تاجر شال مسلمان کی ۱۰ سالہ لڑکی بری بیدردی سے قتل کی گئی۔ ایک نوجوان مسلمان پکڑا گیا۔

ماہ جون میں کشمیر میں ہیضہ کی ۲۵۷ کیس ۱۵۰ فوتیاں تھیں صوبہ جموں میں ۴۵ کیس ۲۶ فوتیاں تھیں۔

ہوشیارپور کے تما سنگھ کو ایک گورکھا سپاہی کی ہلاکت کے جرم میں چار سال قید سخت اور ۶ ماہ کی تنہائی ہوئی اپیل چیف کورٹ میں بجائے گھٹانے کے سزا میں تین سال اضافہ کی گئی۔ مقتول سپاہی تولہ رام تھا۔

دوآبہ بست جالندھر میں دسہرہ جاٹوں کا ایک عظیم جلسہ کیا گیا۔ جس میں سوشل ریفارم منظور کیا گیا ہے۔

لوکل

جناب مسٹر سی بی۔ گاربٹ صاحب بہادر بوقت ۲ بجے شب بمبئی میل میں تشریف لے گئے اور مسٹر آر ہمفریز صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ کی جگہ بطور قائمقام کام انجام دینگے سنا جاتا ہے کہ صاحب بہادر بڑے بیدار مغز منصف مزاج اور معاملہ فہم ہیں

دھوپ بڑے زور سے پڑتی ہے۔ بادل آ آ کر چلے جاتے ہیں۔ برسنے کو جی نہیں چاہتا۔ نامعلوم بیوپاریاں اناج نے کوئی جادو کر رکھا ہے۔

بڑے افسوس کی بات ہے لوگ مسجد میں بھی سینہ گھلانے سے باز نہیں آتے پرسوں رات کو ایک جوڑی بیل محلہ گگو شاہ لودیانہ چوری ہوگئی۔ ابھی پورے چار ماہ نہیں ہونے پائے کہ ایک جوڑی پہلے جا چکی ہے۔ لعنت ہے ان ملعونوں پر جو خیرات اور مال وقف کو چرانے سے بھی باز نہیں آتے۔

سردار دلیپ سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس بڑی سرگرمی سے تحقیقات فرما رہے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ اُس بدذات کا پتہ لگائیں گے۔

افسوس ہے کہ پلیگ سے ابھی پیچھا نہیں چھوٹا تھا کہ نامراد ہیضہ نے اپنا خیمہ آ گاڑا۔ کئی کیس ہو چکے ہیں۔

منتظمان میونسپل کمیٹی کو صفائی شہر کی طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ حلوائی لوگ اور میوہ فروش کئی کئی دن کی سڑی اور بوسیدہ چیزیں فروخت کرتے ہیں۔ مگر اُمید ہے کہ ہمارے مہربان ڈاکٹر ولایت اللہ صاحب اسسٹنٹ سرجن جلد اس خرابی کو رفع فرمائیں گے۔

ضرورت

۴ ۴

کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ کے لئے ایک بی۔ اے وی یا ایس۔ اے وی ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد و تنخواہ کی بابت پرنسپل سکول کے نام آنی چاہئیں۔

اشتہار

۴ ۲

ایک منصفانہ تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر و کمپونڈر کی زنانہ ہسپتال کے لئے ضرورت ہے۔ یہ ہسپتال مقام فاضلکا ضلع فیروزپور میں جدید کھولا گیا ہے اور وہاں کوئی اور زنانہ ہسپتال نہیں ہے۔ لیڈی ڈاکٹر کو تنخواہ للغہ روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک ملیگی اور کمپونڈر کو ۱۵ روپیہ سے ۲۰ روپیہ تک دونوں کو رہائش کے لئے مکان مفت ملیگا تمام درخواستیں بمعہ نقول سندات مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

سیٹھ پنالال سابق وزیر ریاست سکیت۔ رئیس فیروزپور



پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے بڑا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھہ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نیز پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ا۱ر
ہندوستان و پنجاب " " ۱ا۱۲ر
غیر ممالک سے " " ۱۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲ر	۱ا۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱ا۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۲عہ
پورا کالم	عہ	۱۲عہ	۱۵عہ
پورا صفحہ	۱۵عہ	۱۲عہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر بعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اُسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھر کے لوگ یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچ لو تو یہ تکلیف نہیں اٹھانا پڑے گی کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی جو نہایت مفید ہے رکھتے یہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ +
محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک عیال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ بچوں کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بد ہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب اسکے استعمال سے جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +
قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبرہ ۹ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر
اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں ۱۲عہ ۳ر یا زیادہ ۱۱عہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر دکونول کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ ۹ سے ۱۰عہ تک کرو نول لعہ ر +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ۱۲عہ
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۱ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۲۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک
یہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ہو جاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں بخدمت پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی سو وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں ناموَر ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپئے سے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عنٹ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر میّا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

پادری ای ایم۔ ویری۔ صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ڈاکی برادرز چھپا اور شائع ہوا